روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴-۳۹ | اتوار ۲۴ شعبان ۱۴۰۹ھ ، ۲ شہادت ۱۳۶۸ ہش ، ۲ اپریل ۱۹۸۹ء | نمبر ۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

پیارے اور محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب کرام خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے بے انتہاء فضلوں اور رحمتوں سے نوازتے ہوئے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور کامیابی و کامرانی سے حضور کا ہر دینی منصوبہ مکمل فرمائے۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہیئے کوئی فرق نہ آوے۔ اس لیے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہیئے۔ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لیے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے۔"

"اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لیے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لیے کرنا بھی سنّت نبوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے لیے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اس لیے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیئے اور حقیقتہً موذی نہیں ہونا چاہیئے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں۔ اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔ خدا تعالےٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذا پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے، ایسا ہی بے زار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے۔ ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا یعنی بنی نوع کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے۔ اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ اس لیے جبتک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی اس میں اور اس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے کہ جو شخص ایک کے ساتھ دین کی راہ سے دوستی کرتا ہے اور اس کے عزیزوں سے کوئی ادنیٰ درجہ کا ہے تو اس کے ساتھ نہایت رفق اور ملائمت سے پیش آنا چاہیئے اور اُن سے محبّت کرنی چاہیئے کیونکہ خدا کی یہ شان ہے

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہیئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے۔ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا یہ خلاصہ ہے ایسی تعلیم کا جو (اللہ کے اخلاق اختیار کرو کے۔ ناقل کے الفاظ) میں پیش کی گئی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صد ۹۶-۹۷)

صدرانِ جماعت اور صدران موصیان متوجہ ہوں

"رسالہ قواعد وصیت کی تقسیم امراء اضلاع کے ذریعہ کی جارہی ہے اس لیے اپنی جماعت کے موصیان و موصیات کی تعداد کے مطابق قواعد اپنے امیر صاحب ضلع سے حاصل فرمالیں اور بعد تقسیم موصیوں سے دستخط حاصل کر کے فہرست دفتر وصیت کو بھجوادیں۔ شکریہ۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

برائے توجہ لجنات

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تحت منعقد ہونے والی آٹھویں تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک ۱۹ر مئی تا یکم جون منعقد ہو گی۔ مجالس اپنے اپنے مقامات سے زیادہ سے زیادہ طالبات کو کلاس ہذا سے استفادہ کے لیے بھجوائیں۔

جملہ صدر صاحبات اس بات کا خیال رکھیں کہ اس کلاس میں وہ طالبات شرکت کریں جنہوں نے اسی سال میٹرک کا امتحان دیا ہو۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

اس بھاری برسات کے بعد جو عہدِ مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہو چکا ہے بڑی بڑی بارشوں کی ضرورت نہیں رہی اور وہ مصفا پانی اب تک ضائع بھی نہیں ہوا۔ گو چھوٹی چھوٹی بارشوں کی ضرورت ہے تا زمین کی عام سرسبزی میں فرق نہ آجائے۔

—— حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے
۲ر شہادت ۱۳۶۸ ہش — ۲ر اپریل ۱۹۸۹ء

صحافیانہ مہارت

حضرت امام جماعت احمدیہ نے احمدی نوجوانوں کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے کہ اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے لئے اور اپنے خیالات دوسروں تک۔ ساری دنیا تک۔ پہنچانے کے لئے انہیں دو باتوں کی ضرورت ہے ایک تو یہ کہ ان کے پاس علم ہونا چاہیئے۔ کیا کہنا ہے اپنے متعلق جماعت کے متعلق۔ دوسروں کے متعلق۔ اور دوسرے ان میں صحافیانہ مہارت ہونی چاہیئے۔ علم آپ کے پاس ہو اور آپ کے پاس لکھنے کی مہارت نہ ہو۔ ارادے کے باوجود لکھ نہ سکیں۔ گومگو کی کیفیت ہو کیا لکھوں اور کس طرح لکھوں۔ تو یقیناً آپ کے خیالات دوسروں تک نہ پہنچ سکیں گے۔ اس لئے علم کے ساتھ صحافیانہ مہارت کا ہونا بھی لازمی ہے علم تو آپ احمدیہ لٹریچر سے حاصل کریں گے۔ کتابوں سے۔ رسالوں سے اخبارات سے۔ صحافیانہ مہارت آپ کو خود پیدا کرنی ہوگی۔ صحافت کا مرکزی نقطہ یا ابتدائی قدم خط کو سمجھ لیں۔ آپ اپنے رشتہ داروں کو اپنے دوستوں کو اور بعض اوقات اپنے غیر دوستوں کو بھی خط تو لکھتے ہی ہیں۔ مختصر بھی اور طویل بھی۔ اس سے آغاز کر دیجیئے۔ اخبارات کو خط لکھیئے۔ چند الفاظ میں بات کہی جا سکے تو چند الفاظ ہی لکھیئے اور بات لمبی ہو تو تفصیل سے لکھیئے۔ یہ نہ سوچیئے کہ آپ مضمون لکھ رہے ہیں۔ شائد اس سے آپ کو گھبراہٹ ہو (یہاں ایک جملہ معترضہ ہے اور وہ یہ کہ ہم یہ ابتدائی باتیں ایسے نوجوانوں کے لئے احاطۂ تحریر میں لا رہے ہیں جو کچھ لکھنے سے ہچکچاتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ جو اچھا لکھنے والے ہیں وہ یہ سطور پڑھ کر کہیں رہیں آپ کیا بتا رہے ہیں") بہر حال آپ خط لکھیئے۔ دوسرے اخبارات کو بھی اور الفضل کو بھی۔ اس سے آپ لکھنے کا آغاز کر دیں۔ ہم اللہ نے چاہا تو اپنی استطاعت کے مطابق آپ کی رہنمائی کے لئے صحافت پر مضامین بھی شائع کرتے رہیں گے۔ اگر آپ ہم سے اس سلسلہ میں کچھ پوچھنا چاہیں تو ہم حاضر ہیں۔

جو نہ مانے اس سے منوائے گا کون
بند آنکھوں کو نظر آئے گا کون
یوں تو ہے وہ ظاہر و باہر مگر
جو غبی ہے اس کو سمجھائے گا کون

ـــــ ابوالاقبال

روشنی کم ہے!!

لہو کے دیپ جلاؤ کہ روشنی کم ہے
عدو کو رستہ دکھاؤ کہ روشنی کم ہے

ذرا ادھر تو مرے ساقیا نظر کو اٹھا
اک اور جام پلاؤ کہ بےخودی کم ہے

تمہاری بزم کا یہ حال ہو گیا آخر
ذرا نقاب گراؤ کہ بےرخی کم ہے

تمہارے رو کے رکیں گے نہ اب کبھی ہم لوگ
کچھ اور لوگ بلاؤ کہ حاضری کم ہے

کوئی نہ بولے یہاں پر یہ چاہتے ہو تم
کچھ اور پہرے بٹھاؤ کہ خامشی کم ہے

یہ حکم ہے کہ خدا کی رضا پہ راضی ہوں
غموں کو جلد بھلاؤ کہ زندگی کم ہے

تمہارے رنج والم سے ہیں رونقیں اے درد
کچھ اور شعر سناؤ کہ چاشنی کم ہے

رضیہ درد ـــــ ربوہ

نظر جن کو خدا سے مل گئی ہے
فنا بھی اور بقا بھی زندگی ہے
حیات جاوداں کی زندہ دولت
حیاتِ عارضی سے ہی ملی ہے
جہاں ہمدرد خود غرضوں نے چھوڑا
وہاں سے راہِ منزل مل گئی ہے
خطا میری نہیں سچ پوچھتے ہو
جوانی مےکدے میں آ گئی ہے

اکیلے آ گئے وہ فیض سے ملنے
فیاضی ہے. کرم ہے سادگی ہے

ـــــ فیض چنگوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریویو آف ریلیجنز سے ایک قیمتی تحریر

حیاتِ نورُ دین پر سرسری نظر

محترم صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب خلف الرشید حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(قسط نمبر 2)

اس عزم اور اس جرأت کے ساتھ
بھی حکیم صاحب کو خدا پر جو اعتماد تھا اور
دعا کی فلسفی جس رنگ میں ان کے ذہن
نشین تھی وہ ثابت کرتی ہے کہ ان
کی گھٹی ہی میں یہ باتیں رکھی گئی تھیں
مختلف مواقع پر انہیں اپنی دعاؤں کی
قبولیت کا ثمرہ اٹھانا پڑا ہے اور اس
جرأت سے اس کا اعلان اور اظہار کیا
جاتا رہا ہے کہ کوئی کوئی ہی کر سکتا ہے
طالب علمی ہی میں ان کا یہ خیال یا عقیدہ
تھا کہ جب ہم قرآن مجید کو سمجھ سکتے ہیں
تو اور علوم کیا ہیں یہی ہمت انہیں بہت
سی مشکلات سے نکال کر لے گئی اور استادوں
کو بھی ان کی ذہانت اور محنت کا اعتراف
کرنا پڑا۔ ان کی اس ہمت نے آپ کی
اکثر موقعوں بہت کچھ مدد بھی کی اور
ان کی پارسایانہ زندگی بہتوں کے واسطے
ایک نظیر ہو گئی۔ جب کبھی ان کی کسی نے
مخالفت کی تو خداوند کریم نے ان کی مدد
اور فتح کے واسطے غیب ہی سے سامان
مہیا کر دیئے دیکھو رام پور میں عبدالقادر
خان اور کلن خاں کے درمیان کیا کچھ
گذرا اور کلن خاں کس طرح ایک مسافر
طالب علم کا حامی بن گیا اور کس ہمت اور
استقلال سے نورِ دین کی کلن خاں نے
مدد کی اور اخیر تک کیسا مستقل رہا۔

نورِ دین کا یہ استقلال اور حمیت یا
غیرت مکتبوں ہی تک نہ رہی بلکہ راجوں
اور نوابوں کے درباروں میں بھی اس کے
یہی دم خم رہے مہاراجہ کشمیر کے روبرو بے
نذر دکھاتے جو استقامت جو حوصلہ نورِ دین
نے دکھایا وہ کوئی کوئی ہی دکھا سکنے کا دل و
گردہ رکھتا ہے یہ اسی راستبازی اور استقامت
کا نتیجہ تھا کہ خدا انکی وقت پر مدد کرتا رہا۔

رام پور میں ایک بیمار زیر علاج کے
ناگہانی حادثہ نے جس کشمکش میں مولوی
صاحب کو ڈالا ان کی ہمت اور ان کا استقلال
اور خدا پر توکل انہیں اس مخمصہ میں سے کس
خوبصورتی سے نکال لے گیا ایسی مثالیں
بہت کم ملتی ہیں ایسے وقتوں یا ایسی حالتوں
میں قائم رہنا سوائے اس کے نہیں ہو سکتا۔
کہ خدا پر پورا بھروسہ اور یقین ہو۔ استقامت
اور بھروسہ اور بھی کرتے ہیں لیکن جو استقامت
اور بھروسہ خدائی رنگ رکھتا ہو وہ کچھ اور ہی
ہے۔ مکہ اور مدینہ کا سفر جس عقیدت سے
مولوی صاحب نے کیا ہے وہ ان کے حسنِ
عقیدت پر ایک نیک شہادت ہے جس
شخص کے دل و دماغ میں نام کو بھی فریب ود
فلسفہ کا غبار ہوتا ہے وہ سو سو باتیں نکالتا
ہے مولوی صاحب ایسا حکیم مزاج انسان
جس عجز و نیاز سے باب (دین حق۔ناقل)
پر جھکتا ہے وہ اللہ ہی کا فضل و کرم ہے باوجود
اس عقیدت کے بھی مولوی صاحب کی نظروں
میں جو باتیں قابل جرح قدح معلوم ہوئیں
ان پر نوٹس لینے سے اخیر تک نہیں چوکے
جب دوسری مرتبہ مکہ میں جاکر ایک عرب کو
ننگے نہاتے دیکھا تو ٹوک ہی دیا مذہب میں
فضول اور تکلیف دہ بحثیں جب کبھی سنیں
ان سے نہ رہا گیا۔ مولوی صاحب کی کشادہ دلی
اور حق پسندی ہمیشہ انہیں کامیاب بناتی رہی
وہ باوجود اس قدر پابند مذہب ہونے کے
بھی کشادہ دل رہے ان کے مباحثات نے
کبھی بھی مجادلانہ رنگ اختیار نہیں کیا۔ لطیفوں
ہی میں وعظ و رشد کی لطیف راہ نکال لیتے
رہے بڑے بڑے سخت دل باحث بھی
حکمت نما بحث سے ان کا لوہا مان گئے۔

مکہ جانے والے اکثر لوگ یہ کہتے ہیں
کہ مکہ والوں میں الفت اور محبت نہیں
مولوی صاحب نے کیا عمدہ نتیجہ نکالا ہے۔
فرماتے ہیں جب ہر سال نئے حاجی آتے ہیں
اور چلے جاتے ہیں ان سے مکہ والوں کی
محبت اور راہ و رسم کیا ہو چونکہ وہاں خدائی
محبت کا زور ہے اس واسطے انسانی
محبت قدم نہیں جما سکتی سچ ہے ایسے
گھمسان میں کوئی کسی سے محبت کیا کرے
پھر ان لوگوں سے جو مختلف ملکوں کے رہنے
والے اور بھانت بھانت بولیاں بولنے والے
ہوں اس حالت میں تو واقفیت بھی مشکل
ہو سکتی ہے اگر کوئی کہے کہ ٹرین میں اترنے
کے بعد کوئی کسی کا واقف اور روشناس بھی
نہیں رہتا اور آپس میں مسافر محبت نہیں
کرتے تو اس کی بھی وہی صورت ہوگی جو
سفر مکہ کی ہے۔ طبیعت میں استقامت اور
عزم اس قدر ہے جس کی نظیر بہت کم ملتی ہے
بھیرہ میں کمیٹی کے حدود میں مکان بنانے
اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی ملاقات کی
کیفیت استقامت اور بھروسہ خدا کا ایک زندہ
نمونہ ہے اور اس پر صحیح عزم دیکھنے والے
دیکھ سکتے ہیں کہ پھل بھی کیسا ملتا رہا ہے۔

ہر دم چو بے وفایاں نہ تواں گرفت یارے
ما نیئم و آستانش تا جاں زتن بر آید

اگر اس قسم کے واقعات اور تصرفات
کو کم سے کم شرح صدر اور عزم ہی کہہ لو تو وہ بھی
اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ ع
ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

اعترافِ احسان شکریہ اظہارِ حق

اعترافِ حسنات سے طبیعت مخمر ہے جس
کے ساتھ کشادہ دلی در گذر اور وہی رنگ پیدا
کرتا ہے تھوڑی سی نیکی اور احسان بھی
اعتراف اور شکریہ کے بغیر نہیں رہا۔ بڑی
بڑی باتوں کا تو ذکر ہی کیا اور پھر لطف یہ
ہے کہ احسان اور نیکی کو ہمیشہ بحیثیت احسان
اور نیکی کے تسلیم کیا جاتا ہے مذہب اور قومیت
کا شائبہ بھی نہیں اغیار کے صفات حسنہ
اور احسان و مروت کو جس کشادہ دلی سے
مانا ہے وہ ایک بڑے وسیع الظرف دل و
دماغ کا ثبوت دیتا ہے۔ ملک فتح خاں
پادری گوکل ناتھ اور بعض ہندو و آریہ
دوستوں کی خوبیوں اور حسنات کا جن الفاظ
میں اعتراف کیا گیا ہے وہ مولوی صاحب
کی کشادہ دلی پر ایک زندہ نظیر ہے یہ وہ
زندہ دلی ہے جو (دین حق۔ناقل) سکھاتا
ہے۔ غیروں اور دیگروں کی خوبیوں کا
اسی رنگ میں تسلیم اور تصدیق کرنا بڑی
خوبی اور بڑی جواں مردی کا کام ہے یکم
فروری ۱۹۱۴ء کا ذکر ہے کہ میں نے مولوی
صاحب کی خدمت میں مولوی محرم علی چشتی
صاحب کا سلام کہا بہت خوش ہوئے اور
فرمایا کہ چشتی میرے دیرینہ دوست ہیں
وہ بڑی خوبیوں کے انسان ہیں ان میں
تین باتیں خاص ہیں اور میں ان کی بڑی
قدر کرتا ہوں۔

(الف) اخفائے راز یا حفظ اسرار
(ب) محبت و ہمدردی صادق (ج) استقلال

پس ظاہر ہے کہ مولوی صاحب اور چشتی
صاحب کے عقائد فروعی یا اجتہادی میں
ایک حد تک اختلاف ہے باوجود ان اختلافات
کے بھی مولوی صاحب کا اس وسعتِ قلبی اور
اس کشادہ دلی سے چشتی صاحب کی ان
خوبیوں کا اعتراف جو واقعی ان کی ذات
میں پائی جاتی ہیں ان کی روشن دماغی
پر ایک عملی دلیل ہے اور اس بات کا
سبق کہ اسی روشن دماغی اور کشادہ دلی
سے ہم سب کو پیش آنا چاہیئے جیسے اور
انسان ابتلاء اور تکلیف میں پڑتے ہیں
ایسے ہی مولوی صاحب بھی مبتلا ہوتے
رہے ہیں کبھی کسی تکلیف میں پڑے اور
کبھی کسی میں۔ کبھی قرضہ کی وجہ سے حیرانگی
ہوئی کبھی دشمنوں نے گھیرا اور کبھی مار دینے
کی خبریں اڑیں یا اڑائی گئیں ان حالات
میں بھی مولوی صاحب نے حوصلہ نہیں ہارا۔
وہی آن بان رہی جو تھی۔ غیرت اور
حمیت سے جَو بھر بھی نہ سرکے۔ ہمیشہ
خدا ہی کا بھروسہ رہا۔

جب پہلے سفر کے وقت بارہ سو
قرضہ ہو گیا دلی چل نکلے پانچ روپیہ ملنے
پر دل میں یہ آیا کہ رقم پوری نہیں آئی
ابھی وہاں جانا ہے جہاں یہ کمی پوری
ہوگی۔ بھیرہ میں تحصیلدار کو جب پچھاڑا
کہاں؟ ایک بڑی کثیر جماعت میں جب
جموں سے حکماً استعفیٰ لیا گیا ایک مہاجن نے
جو کچھ کہا اور جو کچھ کہتا تھا اس کے اعادہ
سے طبیعت جس استقلال جس ہمت
میں اور جس توکل پر رہی باوجودیکہ اس
شہر میں ہزاروں روپیہ قرض بھی دینا تھا
وہ اس استقلال اور توکل کا عملی ثبوت
ہے جو بعض طبائع ہی رکھتی ہیں۔ یہ نورِ دین
کی ہمت نہ تھی بلکہ اس توکل اس خدا پرستی
کا اثر جو نورِ دین کی فطرت عالیہ میں مودعہ
ہے۔ نورِ دین باتیں نہیں کرتا بلکہ عمل
بھی کر کے دکھاتا ہے اس کی پاک فطرت
میں جو ہر عمل رکھا گیا ہے ؎

سخن عشق نہ آن است کہ آید بزباں
ساقیا مے دہ و کوتاہ کن ایں گفت و شنود

چونکہ تدین اور تبحر کے ساتھ طبیعت فلسفی رنگ
میں بھی ڈوبی ہوئی ہے اس واسطے بعض
وقت وعظ و نصیحت میں اس قسم کے نکات
فاصلہ سے کام لیا گیا ہے کہ منصف طبائع
عش عش کر اٹھتی ہیں۔ وزیر لعل دین کے
مکان پر جاکر جس پیرایہ میں نصیحت کی اور
جس جرأت کے ساتھ وہ خاص طبائع کا
ہی حصہ ہو سکتا ہے کیا جامع نکتہ بیان
ہوا ہے کہ ہر شخص کے واسطے اپنی زندگی
میں کوئی نہ کوئی واعظ موجود ہوتا ہے۔
اگر ایک امیر کے گھر کے پاس کسی دوسرے
امیر کا اجڑا ہوا گھر موجود ہے تو موجودہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امیر کے واسطے اس کا نظارہ بھی ایک واعظ ہی ہے کیسا دل ہلا دینے والا نکتہ اور مسکت استدلال ہے اگر اسی پر انسان دھیان رکھے تو چند در چند منہیات سے باز رہ سکتا ہے۔

چہ فرصت ہا کہ گم کردم دریں راہ
ز بخت خواب ناک غافل خویش

راست گوئی میں مولوی صاحب کی طبیعت بالکل نڈر واقع ہوئی ہے اور اب تک اسی پیمانہ پر چلی جاتی ہے۔ باوجودیکہ ضعف و ناتوانائی نے جسم میں گھر کر لیا ہے مگر روح اور حوصلہ ناتوان اور ضعیف نہیں ہوا ہے اسی آن بان میں ہے صداقت کے اظہار میں صداقت ہی سے صادقانہ کام لیا جاتا ہے کشمیر میں دیوان لچھمن داس صاحب ایسے جبری افسر کو پشتونیوں کی دست برد سے جس ہمت اور جس حوصلہ سے روکا وہ مولوی صاحب کی جرأت کی ایک زندہ مثال ہے اسی طرح صدہا امیروں۔ نوابوں اور راجوں سے یہ جرأت و ہمت خطاب اور سلوک رہا۔

صفحہ ۱۷۰ سے صفحہ ۲۶۹ تک عطر مجموعہ ہے یہ مجموعہ یا یہ گلدستہ واقعی عطر بیز یا عطر فشاں ہے اور یہ مجموعہ نادرات ان ہی الفاظ میں قلمبند ہوا ہے جو خود مولوی صاحب کی اپنی زبان کے ہیں۔

اس مجموعہ میں ناظرین کو بیسیوں ایسی باتیں ملیں گی جو بڑے بڑے حکیموں اور فلاسفروں کے حصہ میں بھی بہ مشکل آئی ہیں یہ گراں بہا نکات یا قیمتی باتیں چند لفظوں میں بیان کر دی گئی ہیں۔ ایسے روپ میں کہ غبی سے غبی طبیعت اور متعصب سے متعصب انسان بھی اثر کے بغیر نہیں رہ سکتا یہ باتیں اور یہ نکات مشاہداتی ہی نہیں ہیں بلکہ تجربی بھی۔ فلسفی ہی نہیں ہیں بلکہ روحانی بھی۔ اخلاقی ہی نہیں بلکہ تمدنی بھی۔ تمدنی ہی نہیں بلکہ سوشل اور سیاسی بھی ان نکات سے کیا نکلتا ہے۔

،، مولوی صاحب کی زود رسی۔ توکل خدا پر اعلیٰ بھروسہ۔ تدین۔
،، ذہانت۔
،، حاضر جوابی۔
،، موقعہ شناسی۔
،، حسن جواب۔
،، کشادہ دلی۔
،، وسعت قلبی۔

یہ وہ باتیں اور یہ وہ نکات ہیں جو بعض ہی کا حصہ ہوتے ہیں ع

ایں سعادت بزور بازو نیست

اس عطر مجموعہ سے ناظرین مندرجہ ذیل باتیں خصوصیت سے دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں مولوی صاحب کی روش کیا رہی ہے۔

(الف) اہل خاندان کے ساتھ۔
(ب) اہل و عیال کے ساتھ۔
(ج) اپنے شباب کے ساتھ۔
(د) احباب کے ساتھ۔
(ھ) اہل وطن کے ساتھ۔

ان شعبوں میں آپ کو بہت سی اس مجموعہ میں سے ایسی باتیں ملیں گی جو ملکی اور قومی جمعیت غیرت اور دور اندیشی کے گُر ہوں گے ساتھ ہی اس کے آپ کو یہ بھی پتہ لگ جائے گا کہ مولوی صاحب کی پاک طبیعت بناوٹ تصنع فریب دہی خوشامد معیوب وجاہت جاہ طلبی خود غرضی خود پسندی سے کہاں تک نافر رہی ہے اور نافر ہے اور خدا کا فضل و کرم یہ ہے کہ وہی روش اب تک بھی چلی جاتی ہے علم دوستی علم پروری علم پڑھی ہی میں گویا ان کی طبیعت اور ان کا مذاق اپنی آپ ہی نظیر ہے ہزاروں روپے کا کتب خانہ ان کی اپنی ہی خرید ہے اور اب تک وہ سلسلہ جاری ہے اور دوسری طرف کھانے پینے اور لباس کا یہ حال ہے کہ دیکھنے سے کوئی اجنبی نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی نورِ دین ہے جو زمانہ بھر میں شہرت رکھتا ہے۔ ان کی بیرونی وجاہت اندرونی وجاہت اور اندرونی عظمت اور علوشان کا عکس ہے کیونکہ باایں حالات رعب اور ہی شان لئے ہوئے ہے ایک طرف احسان پروری کی کوئی حد نہیں اور دوسری جانب احسان فراموشی اور احسان خواہی سے طبیعت کوسوں بھاگتی ہے یہ بات کسی نمائش کی غرض سے نہیں بلکہ طبیعت بھی مستغنی واقع ہوئی ہے اور یہ کہ کوئی دوسرا کیوں تکلیف میں پڑے۔ یہ مورخہ ندارد ایک رقعہ مجھے لکھتے ہیں جس کی میں ذیل میں نقل دیتا ہوں۔

مکرم معظم مرزا

یہ کتاب خاکسار نے مرزا محمود احمد سے لے کر کسی ملا کو دی اس نے وہ غیر ناقص کتاب گم کر دی اب مجھے محمود احمد سے حجاب آتا ہے ان کی کتاب کیوں گم ہوئی۔ لکھنؤ کانپور دہلی میں بہت جستجو کی۔ مگر عمدہ بے نقص کتاب نہیں ملی بھاولپور میں شاید اس کا نسخہ مل سکے ۱۰۰ روپے تک میں دے سکتا ہوں۔ آپ لاہور میں سید نادر شاہ کیوریاسٹیز سے پتہ لگائیں کتاب بے نقص مل جائے۔ (نورالدین)

جس کتاب تہذیب النحو کا رقعہ بالا میں ذکر کیا گیا ہے وہ حجم میں ۱۴۸ صفحے کی ہے میری رائے میں ۱ر حد ۸ر آنے سے اس کی قیمت زیادہ نہیں ہے جس کے بدلہ میں مولوی صاحب دس روپیہ تک میں خرید لینا چاہتے ہیں تاکہ میاں محمود صاحب کو واپس دی جائے۔ اللہ اللہ کیسی آزاد کیسی غیرت پسند کیسی پُرحق کیسی خیر خو طبیعت واقعہ ہوئی ہے اس رقعہ نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں ایسے شخص کی سوانح عمری دیکھوں۔ ایک فلاسفر کا قول ہے کہ بعض اوقات معمولی اور چھوٹی چھوٹی باتیں اور چھوٹے چھوٹے واقعات ہی بڑی بڑی باتوں اور بڑے بڑے واقعات کی راہ دکھاتے ہیں۔ فتدبر۔

مشکل سے ایسے لوگوں کے ایسے افعال اور ضبط افعال کو کوئی خود غرضانہ نکتہ چینی سے بدنام کر سکتا ہے اگرچہ نورِ دین بھی انسان ہے اور انسانوں ہی میں سے ہے مگر ان انسانوں میں سے جامہ انسانیت رکھتے ہیں یا جو انسانیت شناس اور انسانیت کے دلدادہ ہیں۔

گدائے میکدہ ام لیک وقت مستی بین
کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم

فروری ۱۹۱۴ء کا ذکر ہے کہ مولوی صاحب نے یہ فرمایا کہ انسان کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہمارے بعد ہماری اولاد کی امداد چندوں زکوٰۃ اور صدقات سے نہ کی جائے جس طرح میرا حامی خود خدا رہا ہے اسی طرح میری اولاد اور میرے وابستگان کا بھی رہے گا۔

یہ وہ بات وہ توکل وہ بھروسہ اور وہ قربانی ہے جو ہر کسی سے نہیں ہو سکتی۔ یہ وہ دردناک اور نتیجہ خیز حکایت ہے جو ہر کوئی نہیں سنا سکتا یا ہر منہ اس قابل نہیں خدا پر بھروسہ اور توکل ہو تو ایسا ہی ہو...

روز نخست چوں دم رندی زدیم و عشق
شرط آں بود کہ جز رہ ایں شیوہ نسپریم

ادھر یہ صورت اور ادھر یہ کہ اگر کوئی اپنی کمزوری بھی ہے تو چھپائی تک نہیں عطر مجموعہ کے حصہ میں دیکھ لوگے کہ جب کوئی وسوسہ خطیر خاطر ہوا یا کوئی اور ایسی ہی صورت پیش آئی ہے تو اس کا بھی ذکر کر ہی دیا گیا ہے۔

صوفیائے کرام اور حضرات اولیائے عظام کی خدمت میں جو کچھ عقیدت ہے اس کا ہر رنگ میں اعتراف ہے چار مشاہیر سے بیعت ہے اور چاروں سے اب تک وہی عقیدت ہے اور اسی ادب و عزت سے ان کا ذکر کیا جاتا ہے جو شروع میں تھا۔ ایک وہ لوگ بھی ہیں جو ایک پیر کے چھوڑنے یا مرنے پر اس کی نسبت عقیدت رکھنا تو در کنار ادب سے نام لینا بھی گوارا نہیں کرتے۔

سوچنے والے سوچیں کہ مولوی صاحب کو بزرگانِ دین سے کہاں تک عقیدت اور محبت ہے اور مختلف انساب صوفیائے عظام سے انہیں کیسی اعلیٰ نسبت ہے۔ اسی حسن عقیدت کا یہ اثر اور یہ نتیجہ ہے کہ خود مولوی صاحب بھی اسی سلسلہ عظام سے وابستہ ہو چکے ہیں۔

ز محرمان سراپردہ وصال شوم
ز بندگان خداوندگار خود باشم

حیات نورالدین کی قیمت ۱۲ر آنے ہے۔ ہماری رائے میں ہر مذاق کا آدمی اپنی سوانح عمریوں سے ایک بلیغ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں بہت سی باتیں ایسی بیان ہوئی ہیں جو ہر صحیح مذاق کے مطابق ہیں اور جن سے نہایت کشادہ دلی اور اتقاء کی مثالیں ملتی ہیں۔ جہاں سے ہمدردی اور خوبی مل سکتی ہے۔ وہ ہمیں لینی چاہئیے صداقت کا میدان بہت وسیع ہے۔ صداقت کسی کی ملکیت نہیں ہر شخص کا حق ہے۔

خلق زبان بدعوئے عشقش کشادہ اند
اے من غلام آنکہ دلش با زبان یکے است

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے صدقہ کی تحریک

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔
"اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔"

فضل عمر ہسپتال خدمت خلق کی قابل رشک تاریخ کا مالک ہے۔ ہزاروں لوگ یہاں احباب کرام کے عطیات سے مفت شفا پاتے ہیں۔ اس ہسپتال کے مستحق مریضوں کے لئے صدقہ کی رقوم ارسال فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکی تالیف وتصنیف میں خواتین کا حصہ

ڈاکٹر پال لے وین (PAUL LEVINE) جو امریکہ کے باشندے ہیں منٹگمری میں فل برائٹ سکالر کے طور پر رہ رہے ہیں کوپن ہیگن یونیورسٹی میں "مطالعہ امریکہ" پڑھاتے ہیں، گذشتہ دنوں پاکستان آئے تھے۔ یہاں انہوں نے امریکی سنٹر کراچی میں ہمعصر خواتین کی ادبی کاوشوں پر ایک لیکچر دیا۔ بعدازاں ہفتہ وار سٹار (ڈان) کی نمائندہ عائشہ ازفر نے ان کے انٹرویو جو سٹار کی ۱۶ مارچ کی اشاعت میں شائع ہوا۔ بعض باتیں الفضل کے قارئین کے لئے سٹار اور عائشہ ازفر کے شکریہ کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں۔

ان سے پوچھا گیا کہ اگر وہ بیس بہترین ہم عصر امریکی لکھنے والوں کی فہرست بنائیں تو اس فہرست میں وہ کتنی خواتین کے نام درج کریں گے۔

اس سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ایسی فہرستیں بنانا بہت مشکل ہے۔ البتہ میں آپ کے سوال کا یوں جواب دے سکتا ہوں کہ گذشتہ دو دہاکوں میں ادب میں جو اہم تحریکات سامنے آئی ہیں وہ خواتین ہی کی مرہون منت ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ادبی طور پر بھی بہت کچھ لکھا اور عددی طور پر بھی۔ یعنی ان کی تحریریں اچھی بھی ہیں اور زیادہ بھی۔ میں نے کہیں یہ بھی پڑھا ہے کہ ناول نویسی میں گزشتہ ایام میں خواتین کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔

یہ بات بھی ہے کہ خواتین کے بعض گروہوں نے آگے بڑھنے کی کوشش کی اور تمام حدود کو پھلانگ کر وہ دوسروں سے آگے نکل گئیں۔ وہ شہرت کی بلندیوں پر پہنچیں۔ اور نقادوں نے ان پر بہت اچھے تبصرے کئے۔ جہاں تک کتب کی فروخت کا سوال ہے۔ اس میں بھی وہ بہت آگے نکل گئیں۔ گذشتہ چند سالوں میں بعض نہایت اہم کتابیں خواتین کی طرف سے پیش کی گئیں ہیں میں ایک دفعہ پھر یہ کہونگا کہ ادب میں درجہ بندی ممکن نہیں ہے۔ گھوڑوں کی گھڑ دوڑ میں تو بے شک ایسا ہو سکتا ہے

دوسرا سوال "سٹار" کے نمائندے نے یہ پوچھا کہ جہاں تک کتابوں کی فروخت کا سوال ہے کیا آپ کے خیال میں خواتین اپنی معاشی حالت کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے لکھتی ہیں۔ یعنی کیا تجارتی تاثر انہیں لکھنے پر مجبور کرتا ہے۔ پال لے وین نے جواب دیا کہ اس معاملے میں خواتین اور مردوں میں کوئی تخصیص نہیں کی جا سکتی۔ دونوں طرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ کچھ لوگ محض اپنے ذوق کی تسکین کے لئے لکھتے ہیں۔ مرد ہوں یا خواتین اور کچھ لوگ روپیہ کمانے کو بھی مدنظر رکھتے ہیں۔ یہاں بھی مرد ہوں یا خواتین

ایک اور سوال یہ کیا گیا کہ کیا ان خواتین کی زندگی کی بیک گراؤنڈ (BACK GROUND) بھی ان کی تحریروں کا ایک عنصر ہے۔ کیا سب ایک ہی قسم کی بیک گراؤنڈ رکھتی ہیں۔ یا یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ کیا ان کی زندگی کی بیک گراؤنڈ ان کی تحریروں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جواب ملا کہ اس میں مختلف لوگوں کو مختلف زاویوں سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ بعض مصنفین ایسے ہیں جو درمیانی طبقے سے آئے ہیں اور بعض مختلف جگہوں پر کام کر کے روزی کمانے والے ہیں۔ بعض مصنف ایسے بھی ہیں جو جنسی جنگ یعنی مرد اور عورت کے فرق کے پس منظر میں آگے آئے۔ زیادہ تر یہ لوگ ساٹھ اور ستر کے دہاکوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب خواتین کی تحریک زوروں پر تھی میں ایسی خواتین مصنفین کو بھی جانتا ہوں جن کی شادی ہوئی اور وہ ایک لمبے عرصے تک اسی خاوند کے پاس رہیں اور بعض دوسری خواتین جو جلد جلد اپنے خاوند بدلتی ہیں۔ میں کسی خاتون مصنف کو نمائندہ کے طور پر پیش نہیں کر سکتا لیکن اسی طرح میں کسی مرد مصنف کو بھی پیش نہیں کر سکتا۔

انہوں نے بعض مثالیں بھی دیں جہاں خواتین بہت بلندیوں تک پہنچی ہیں۔ ایک نام جو انہوں نے خاص طور پر لیا وہ تھا ٹونی ماریسن کا۔ یہ بہت کامیاب ناول نگار ہیں اور نہایت وقیع اشاعتی ادارے رینڈم ہاؤس کی ایڈیٹر بھی اس ادارت کے ذریعے انہوں نے بہت سی خاتون مصنفین کو متعارف کروایا ہے جن میں کئی ایک سیاہ فام بھی ہیں۔ آج سے بیس سال پہلے سیاہ فام مصنف خواتین آپ کو نہیں مل سکتی تھیں یا اس تعداد میں نہیں مل سکتی تھیں۔

ایک سوال یہ پوچھا گیا کہ ہم عصر امریکی مصنف خواتین دوسری ایسی خواتین سے جو انگریزی ہی میں لکھتی ہیں کس حد تک مختلف ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ پیش نظر یہ بات نہیں ہے کہ یہ صرف امریکہ ہی ہے جہاں خواتین تحریر کے میدان میں آگے آئی ہیں۔ ساری دنیا میں خواتین تحریر کے میدان میں آگے آئی ہیں۔ ساری دنیا میں خواتین آگے آ رہی ہیں۔ یہاں انہوں نے بعض نام بتلائے مثلاً ڈورس لیسنگ (DORIS LESSING) مارگریٹ ایٹ وڈ۔ انیتا ڈیسائی۔ باپسی سدوا۔

یہ ہیں جنہیں خواتین کی آواز کہا جا سکتا ہے۔

جہاں تک انگریزی زبان میں لکھنے کا تعلق ہے یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ دوسری زبانوں میں لکھنے کی نسبت انگریزی میں لکھنا زیادہ شہرت کا باعث ہوتا ہے۔ اس لئے کہ انگریزی زبان زیادہ لکھی پڑھی جاتی ہے یہ دوسری زبانوں سے زیادہ عالمگیر زبان ہے

پال لے وین سے یہ بھی پوچھا گیا کہ کیا آپ اس سے اتفاق کریں گے کہ امریکی ادب کا نظریہ ایک تحتی کلچر ہے۔ سب کلچر اس سوال کا انہوں نے جواب دیا کہ ایک چیز جو موجودہ تبدیلیوں کی وجہ سے رونما ہوئی ہے یہ ہے کہ اس بات کا معلوم کرنا نہایت مشکل ہو گیا ہے کہ عوام کی تہذیب کیا ہے اور دانشوروں کی تہذیب کیا ہے۔ بعض باتیں ایسی ہیں جنہیں عوامی کہا جاتا ہے لیکن دراصل وہ عوامی نہیں ہیں۔ یہی حال دانشوروں کے خیالات کا ہے۔ یہ کہ ہم دانشوروں کے ادب کو بہت قلیل تعداد میں لوگوں کو متاثر کرنے والا سمجھتے ہیں۔ یہ الجھی ہوئی بات ہے اس سلسلے میں وہ "ایلس واکر" کی کتاب "دی کلر پرپل" کا حوالہ دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب یہ کتاب پہلی دفعہ چھپی تھی تو اس پر خاصی کڑی تنقید کی گئی تھی۔ لیکن جب اس کو فلمایا گیا تو اس کی مانگ اتنی بڑھ گئی کہ اس کو پیپر بیک میں شائع کیا گیا اور یہ (BEST SELLER) بیسٹ سیلنگ کتابوں میں شامل ہو گئی۔ یعنی بہت بہت زیادہ بکنے والی کتابوں میں۔

سوال یہ بھی کیا گیا کہ ٹی وی کا ان لوگوں پر کیا اثر ہے جو عام طور پر کتابیں پڑھنے کے عادی ہیں۔ یعنی کیا ٹی۔ وی دیکھنے کو کتابوں کے پڑھنے کی جگہ دی جا سکتی ہے

پال لے وین نے جواب دیا کہ اس سلسلے میں لوگوں کو خاصی حد تک شکایت ہے جو لوگ زیادہ تر ٹی وی دیکھنے کے عادی ہوں انہیں کتابیں پڑھنے کا وقت بہت کم ملتا ہے اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جسے ہم ثقافتی خواندگی کہتے ہیں اس کی مہارت تو انہیں ہرگز نہیں ہو پاتی۔ "پال لے وین" کا خیال ہے کہ معاملہ اس سے بہت زیادہ پیچیدہ ہے۔

کچھ لوگ اپنے آپ کو ثقافت کے محافظ یا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں گزشتہ چند سالوں سے اس بات کے خلاف تحریک چل پڑی ہے۔ کلچر (یا ثقافت) کی تحریک کے متعلق ہی یہ کہا جانے لگا ہے کہ یہ کسی خاص طبقے کی نمائندگی نہیں کرتی۔ آپ امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کو مدنظر رکھیں تو آپ دیکھیں گے کہ جسے اعلیٰ آرٹ کہا جاتا تھا۔ اس سے اب آگے جانے کی طرف میلان پایا جاتا ہے یعنی ان لوگوں کی شمولیت کے لئے جو پہلے اس میدان سے باہر تھے اور ان باتوں کو بھی جنہیں نمائندگی نہیں دی گئی تھی۔

پوچھا گیا کہ کیا امریکی حکومت فن کی عمومی رنگ میں اور ادب کی خصوصی رنگ میں حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ جواب ملا کہ عام طور پر امریکہ کی حکومت ثقافت کے میدان سے ہٹ کر رہتی ہے۔ اس کے مقابلے میں بعض یورپین ممالک ایسے ہیں کہ وہاں پر حکومتیں اپنے آپ کو اس شعبے میں دخیل کو نامناسب سمجھتی ہیں۔ البتہ یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ امریکہ میں بعض ایسے طریق موجود ہیں جن سے یہ حوصلہ افزائی ہوتی رہتی ہے۔ ان میں سے ایک طریق نجی طور پر اداروں کا قائم کرنا ہے مثلاً میک آرتھر فاؤنڈیشن۔ یہ فاؤنڈیشن ان لوگوں کو آگے لاتی ہے جو کسی نہ کسی رنگ میں مفید اور نمایاں کام کر رہے ہوں۔ پانچ سالہ فیلوشپ دیتی ہے جس میں معقول وظیفہ دیا جاتا ہے جس کو یہ وظیفہ دیا جاتا ہے اس سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے فن اور ادب میں کام کرتا رہے اور فکر روزگار سے اپنے آپ کو پریشان نہ کرے۔ ایسے لوگوں کو ایوارڈ بھی دیئے جاتے ہیں۔

ایک اور ذریعہ یہ ہے کہ دوسری جنگ کے بعد تخلیقی مصنفین کو یونیورسٹیوں میں کام کرنے کے مواقع بہم پہنچائے گئے۔

ایسے لوگ جو اپنی تصانیف کے ذریعے اپنی گذر اوقات کر سکیں بہت کم ہیں اگرچہ ہیں ضرور۔ البتہ شعراء میں سے کوئی ایسے نہیں ہیں اور اگر ہیں تو بہت کم ہیں جو شعر و سخن ہی کے بل بوتے پر اپنی معاشی حالت کو بہتر بنا سکیں (ان سطور کو آپ "سٹار" میں شائع شدہ انٹرویو کی جھلکیاں سمجھیں)

● ہمیں اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ احمدی خواتین بھی اب خدا کے فضل سے تحریر کے شعبے میں آگے آ رہی ہیں۔ شعر و سخن میں بھی انہوں نے اپنا مقام پیدا کر لیا ہے۔ اور نثر میں بھی مختلف موضوعات پر ان کی کتابیں چھپ کر سامنے آ رہی ہیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے مرد حضرات اور خواتین کو قلم استعمال کرنے کی خوب خوب توفیق عطا فرمائے کہ ہم سب ایک "سلطان القلم" کے سپاہی ہیں اور ہم یہ بھی کہنا چاہیں گے کہ جو بھائی اور بہنیں لکھنے سے کتراتے ہیں۔ وہ محض ہچکچاہٹ کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں اگر وہ لکھنا شروع کر دیں تو جلد ہی اپنا ایک منفرد طریقہ تحریر ڈھونڈ لیں گے اور سلسلے کیلئے اور باقی ساری دنیا کیلئے بھی مفید تحریریں پیش کر سکیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیزم ڈاکٹر عامر نوید کی شادی ہمراہ عزیزہ صامت الرحمٰن ایم ایس سی بنت محترم میاں عبدالرحمٰن عابد صاحب آف لاہور ۲۱ جنوری ۱۹۸۹ء کو بخیر و خوبی سرانجام پائی۔ اس سے قبل بعوض ۲۵ ہزار روپے حق مہر نکاح کا اعلان ہوا۔

احباب اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

(ڈاکٹر عبدالمغنی ـــ راولپنڈی)

ولادت

میرے بھائی برادرم سلیم اللہ محمود کو مورخہ ۲۳ مارچ ۸۹ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام جری اللہ تجویز فرمایا ہے۔ عزیزم منشی نجم الٰہی صاحب آف بھلوال کا نواسہ اور مکرم مولوی فضل احمد صاحب معلم وقف جدید (مقیم چک ۹ پنیار بھلوال) کا پوتا ہے۔

عزیزم وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

(نعمت اللہ بشارت ۔ مربی سلسلہ)

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ساجد کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۵ مارچ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ نے بچے کا نام عامر احمد تجویز فرمایا ہے نومولود "تحریک وقف نو" کے تحت وقف کیا گیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو خادم دین بنائے اور صحت و درازی عمر سے نوازے۔

درخواست دعا

• مکرم ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب (راولپنڈی) کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔

• مکرم محمد حسین صاحب کارکن دفتر لجنہ کے بھتیجے افتخار احمد کی بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اور C.M.H راہوالی میں داخل ہے۔ نیز انکے بھائی مشتاق احمد صاحب بعارضہ پیشاب C.M.H راولپنڈی میں زیرِ علاج ہیں۔

• مکرم چوہدری حاکم علی صاحب امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ شہر کو غسل خانہ میں گرنے سے کندھے، بازو اور پسلیوں پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔

• مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب احمدی (ایجنٹ الفضل ۔ جہلم) کی زوجہ محترمہ شدید بیمار ہیں۔

• مکرم شیخ لعل محمد صاحب (جو مکرم شیخ طارق محمود صاحب قائد ضلع اوکاڑہ کے والد ہیں) کئی ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔

مکرم شیخ محمد اقبال صاحب ساکن تخت ہزارہ کی ایک ایکسیڈنٹ میں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔

احبابِ کرام سے ان کی کامل شفاء یابی کی التماس ہے۔

(مہر الطاف حسین ساکن نصیر پور خورد)

میری والدہ محترمہ سعیدہ قدیر صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالقدیر صاحب ۹ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو آغا خان ہسپتال کراچی میں بعمر ۵۵ سال وفات پا گئیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبر کی توفیق دے۔

میرے والد مرزا عبدالقدیر صاحب آج کل ہمارے پاس گیمبیا میں مقیم ہیں جماعتی کاموں اور دعوت الی اللہ کے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ انکی صحت اور درازی عمر کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

شاھدہ ۔ بیگم ڈاکٹر لئیق احمد انصاری ۔ گیمبیا

• مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی کا دو مرتبہ پراسٹیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ عرصہ چار سال سے مختلف پیچیدگیوں کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں اور کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔

• محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ بعارضہ قلب بیمار رہیں۔

• مکرم میاں احسان الحق صاحب کوٹلی (آزاد کشمیر) کی چھوٹی ہمشیرہ کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ ایک سال سے ہسپتال میں داخل ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔

• مکرم ملک رشید احمد صاحب ساکن مغلپورہ ۱۱ مارچ سے برین ہیمرج کی وجہ سے بے ہوش ہیں۔ حالت تشویشناک ہے سروسز ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

• عزیزہ خوشنود اختر بنت مکرم فضل حق صاحب ضلع بہاولنگر (جو آٹھویں جماعت کی طالبہ ہیں) کی دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں چوٹ لگنے سے کٹ گئی ہیں۔ امتحان کا پرچہ لکھنا بھی بہت مشکل ہو گیا ہے۔

• مکرم چوہدری منظور احمد صاحب رانجھہ صدر جماعت احمدیہ نصیر پور خورد کی اہلیہ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ دو سال سے سارے جسم میں دردوں کی تکلیف سے شدید بیمار رہیں

• محترمہ ام ہارون صاحبہ اٹک شہر کے بیٹے عزیز سلطان ہارون نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔

• محترمہ ام ناصر صاحبہ ایم ایس سی (آف اٹک) آج کل بہت پریشان ہیں۔

• مکرم مرزا عبدالحمید صاحب میرپور خاص سندھ کو گزشتہ سال سر میں کوئی اندرونی چوٹ آ گئی تھی جس سے دونوں آنکھوں کی بینائی ختم ہو گئی۔ کراچی میں علاج ہو رہا ہے

• مکرم شیخ محمد اقبال صاحب ساکن تخت ہزارہ کی ٹانگ موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔

• مکرم میاں غلام احمد صاحب (سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار فیصل آباد) کی بیٹی مجیدہ صاحبہ امریکہ میں بیمار ہیں۔ نیز ان کے ایک بزرگ مکرم محمد اقبال پراچہ صاحب بعارضہ قلب علیل ہیں اور کراچی کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں

اعلان وفات

مکرم میاں شیر محمد صاحب کھوکھر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ آپ احمدیت کے شیدائی تھے۔ ۱۹۷۴ء کے پُر آشوب حالات میں اپنے رشتہ داروں کے شدید دباؤ کے باوجود احمدیت کی صداقت پر قائم رہے۔ اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔

جملہ افراد جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

(عبداللطیف دولباہ جٹاں ۔ آزاد کشمیر)

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی چوہدری محمد افضل ولد چوہدری سربلند خان صاحب ساکن ۴ میکلوڈ روڈ حلقہ سول لائن لاہور مورخہ ۵-۳-۸۹ کو عصر کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو دل کا دورہ پڑنے سے یکدم گر گئے مختلف جگہوں پر سخت چوٹیں آئیں لیکن باوجود بسیار کوشش کے جانبر نہ ہو سکے۔ جماعت حلقہ سول لائن نے ان کا جنازہ پڑھا اور پھر مورخہ ۲۶-۳-۸۹ کو انکو ربوہ لایا گیا جہاں پر بیت المہدی میں بکثرت احباب نے نماز جنازہ میں شرکت فرمائی بعد ازاں ان کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔ خاکسار نے دعا کروائی۔

احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نور احمد پینشنر صدر انجمن احمدیہ
دارالبرکات ۔ ربوہ

تعزیت کی قراردادیں

ادارہ الفضل کو مندرجہ ذیل قراردادہائے تعزیت موصول ہوئی ہیں جن میں وفات پانے والی مختلف ہستیوں کے اعلیٰ صفات۔ ان کے کارناموں اور خدمات دینیہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی بلندئ درجات کی دعا کی گئی ہے۔ اور پسماندگان سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا گیا ہے۔

(۱) لجنہ اماء اللہ کراچی کی طرف سے محترمہ امۃ الواسع رعنا صاحبہ اہلیہ مکرم ملک خالد احمد ظفر صاحب کی وفات پر

(۲) جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے مکرم چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کی وفات پر

(۳) جماعت احمدیہ حیدرآباد کی طرف سے عزیز اکبر طاہر ابن مکرم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب کی وفات پر

(۴) مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ (شہر و ضلع) کی طرف سے مکرم سید مراتب علی شاہ صاحب ایکسین واپڈا کوئٹہ کی وفات پر۔

(۵) جماعت احمدیہ حیدرآباد کی طرف سے مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کاہلوں کی وفات پر۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے اور اظہار ہمدردی کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ماہ بماہ چندہ ادا کرنے سے ایک ماہ میں دو ماہ کا بار نہیں پڑتا۔
(ناظر مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلاش گمشدہ بٹوا

ایک بٹوہ جس میں کچھ نقدی اور ضروری رسیدیں ہیں کالج روڈ سے ملا ہے۔ جس کا بھی ہو نشانی بتا کر لے لیں۔

(اے۔ ون ٹیلر کالج روڈ۔ ربوہ)

انگوٹھی گم ہوگئی

ہفتہ ۲۵ مارچ ۱۹۸۹ء کو سونے کی ایک انگوٹھی گولبازار سے دارالعلوم آتے ہوئے گم ہوگئی ہے۔ جس کسی کو ملے درج ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون احسان فرمائیں۔

(شیخ نعیم احمد ۲/۱ دارالعلوم غربی ربوہ)

اعلانِ گمشدگی

•۔ ایک گھڑی ۲۴ مارچ کو کالج روڈ سے ملی ہے جس کی ہو نشانی بتا کر حاصل کرلیں

سلیم احمد شاہد۔ نزد بیت "الراجیکی" دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ

•۔ کوئی صاحب غلطی سے اپنی سائیکل چھوڑ گئے ہیں اور میری لے گئے ہیں۔ براہ کرم تشریف لاکر تبدیل کرلیں

عبدالباری شاہد۔ مموریل فوٹو سروس گولبازار۔ ربوہ

•۔ ایک کمبل اور کھیس ۱۷ مارچ کو باب الابواب اور دارالیمن کے درمیان کہیں گر گیا ہے جن صاحب کو ملے وہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ یا احمد علی صادق صاحب کو کوارٹر درویشاں دارالیمن وسطی میں پہنچا دیں۔

ضرورت ڈرائیور

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ایک محنتی اور تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب صدر محلہ/ امیر صاحب/ صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ فوری درخواستیں بھجوائیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصیان اگر خود پڑھیں یا کسی اور صاحب کو علم ہو تو ان کے موجودہ پتہ سے نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو مطلع فرمائیں۔

۱۔ مکرم حمید احمد صاحب باجوہ ولد چوہدری چراغدین باجوہ سکنہ لابینی ضلع بدین وصیت نمبر ۲۲۱۸۲،

۲۔ مکرم چوہدری محمد دین صاحب ولد مکرم قطب الدین صاحب نواز آباد فارم ڈاکخانہ سلطان آباد۔ ضلع حیدر آباد وصیت نمبر ۲۲۱۹۴،

۳۔ محترمہ حسن بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چراغدین صاحب وصیت نمبر ۹۴۳۹ ساکن بھینی بانگر ضلع گورداسپور۔

۴۔ محترمہ شریفاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر غلام حسین صاحب وصیت نمبر ۹۴۶۲، قوم جٹ ساکن قادیان۔

۵۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب وصیت نمبر ۹۴۰۴، ساکن داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ۔

۶۔ مکرم میاں خان صاحب ولد مکرم چوہدری غلام قادر صاحب وصیت نمبر ۹۴۲۰، ساکن کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ۔

• مکرم چوہدری حمید احمد صاحب ابن چوہدری رحمت علی صاحب سکنہ چک ۳۷ جنوبی سرگودہا حال بدین سندھ وصیت نمبر ۲۲۱۶۸ کے موجودہ ایڈریس کے بارہ میں اگر کوئی احباب جانتے ہوں تو دفتر کو فوری مطلع فرمائیں۔

• مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری باغ دین صاحب سکنہ کوٹ باغدین ٹنڈو غلام علی بدین ۲۲۱۶۷ کے بارہ میں اگر کوئی صاحب جانتے ہوں تو براہ کرم مطلع فرمائیں۔

• امۃ الرشید صاحبہ زوجہ حلیم احمد صاحب وصیت ۱۴۶۱۹ نے نیو نیشا ٹائنز کراچی سے ۱۹۵۷ء میں وصیت کی تھی اس کے بعد دفتر سے رابطہ نہیں کیا ان کا موجودہ پتہ درکار ہے اگر کسی شخص کو ان کے بارہ میں علم ہو یا خود پڑھیں تو دفتر نظارت بہشتی مقبرہ سے رابطہ کریں۔

مکرم سید نواز شاہ صاحب وصیت ۱۴۶۸۵/ نے چک ۲۸۷ گ ب ضلع فیصل آباد سے وصیت کی تھی ان کا موجودہ پتہ درکار ہے اگر کسی شخص کو انکے بارہ میں علم ہو یا خود پڑھیں تو دفتر نظارت بہشتی مقبرہ سے رابطہ کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز

ضروری اعلان دارالقضاء

محمد اکبر و محمد اشرف پسران محمد اکرم صاحب نے درخواست کی ہے کہ انکے والد صاحب کا مکان ۵۹/۲ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ ہم دونوں بھائیوں کے نام شرعی حصہ کے مطابق منتقل کیا جائے۔ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر اطلاع دے۔

(ناظم قضاء ربوہ)

قابلِ تقلید نمونہ

مجلس خدام الاحمدیہ قیادت نور راولپنڈی نے احیاء کھاتہ جات مجاہدین دفتر اول کے سلسلہ میں ۳۵ مجاہدین دفتر اول جن کے لواحقین نہیں مل سکے ان کے کھاتے جاری کر کے جس خلوص کا ثبوت دیا ہے یقیناً وہ دیگر مجالس کے لئے قابل تقلید ہے اور ساری جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و اموال میں برکت عطا فرمائے۔

(وکیل المال اوّل)

سیرت و سوانح ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ

خالدِ احمدیت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ (سابق امیر جماعت احمدیہ گجرات) کی سیرت و سوانح مرتب کی جا رہی ہے جناب ملک صاحب موصوف کے اعزہ و اقارب اور پرانے رفقاء سے درخواست ہے کہ وہ موصوف کے بارہ میں اپنی یادداشتیں اور تصاویر خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرماویں۔ تاکہ اس خادمِ سلسلہ کی خدمات نئی نسل کے سامنے پیش کی جا سکیں۔

نصر اللہ خاں ناصر ایم اے شاہد
(مربی سلسلہ احمدیہ)

نظارت اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ

بیت الذکر میں جشن تشکر کی تقریب

اسلام آباد (پ ر) عالمگیر جماعت احمدیہ کے قیام کی پہلی صدی مکمل ہونے پر ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو پوری دنیا میں جشن تشکر کا آغاز کیا گیا۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ اسلام آباد نے بھی اپنے مرکز "بیت الذکر" میں مختلف پروگرام منعقد کئے جن میں قرآن کی تعلیمات، سیرت طیبہ سرور کائنات خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بانی سلسلہ احمدیہ کی سیرت کے موضوعات پر پُر معارف تقاریر کی گئیں۔ طالب علم بچے اور بچیوں کے لئے خصوصی علمی اور کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے اور اعلیٰ کارکردگی کے حوالہ سے انعامات تقسیم کئے گئے۔

تقاریب میں جو صبح نو بجے سے پانچ بجے تک جاری رہیں۔ مختلف مکاتب فکر کے ذی علم افراد نے بھی شمولیت کی۔ دوپہر کے کھانے اور چائے سے کم و بیش دو ہزار مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ مستورات اور بچوں کی بڑی تعداد نے بھی ان تقاریب میں شرکت کی۔ اس موقع پر تقاریب کے اختتام پر شرکاء میں مٹھائی اور کارکنان میں تحائف تقسیم کئے گئے

(روزنامہ حیدر ۲۶ مارچ ۱۹۸۹ء)

مرکزی امتحان انصار اللہ
پہلی صدی کا آخری امتحان

تمام زعماء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال رواں کے پہلے مرکزی امتحان کے پرچے زعماء اعلیٰ کو براہ راست اور زعماء کو بذریعہ ناظمین ارسال کئے جا چکے ہیں۔

جن زعماء کو پرچے ابھی تک نہ ملے ہوں وہ فوری طور پر دفتر مرکزیہ سے رابطہ قائم کریں۔

یاد رہے کہ یہ امتحان احمدیت کی پہلی صدی کا آخری امتحان شمار ہوگا۔ لہٰذا تمام زعماء کوشش کریں کہ کوئی مجلس اس تاریخی امتحان میں نمائندگی سے محروم نہ رہے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زعماء انصار اللہ متوجہ ہوں

انصار اللہ کے مرکزی تعلیمی پروگرام کے تحت لئے گئے۔ مرکزی امتحان دوم ۱۹۸۸ء کی اسنادِ کامیابی اور انعامی کتب تمام شرکاء امتحان کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہیں اگر کسی دوست کو حسب اعلان سند کامیابی یا انعامی کتاب موصول نہ ہوئی ہو وہ فوری طور پر دفتر مرکزیہ سے رابطہ قائم کریں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قرآن شریف میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو انسان کو دھوکا دے۔ حضرت بانی سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آسامیاں خالی ہیں

(۱) آئی رجسٹرار ایک آسامی ۔ گریڈ ۴۲۵۶ - ۱۶۸ - ۲۲۴۰
۵۰۰ روپے نان پریکٹس الاؤنس

(۲) سرجیکل ″ ″ ایضاً ″ ″

(۳) اسسٹنٹ انستھیٹسٹ ایضاً ″

(۴) ریڈیالوجسٹ ″ ایضاً ″ ″

(۵) پیتھالوجسٹ ″ گریڈ ۵۰۴۰ - ۲۱۰ - ۲۹۴۰

(۶) اپریشن روم اسسٹنٹ ″ ″ ۱۵۴۶ - ۳۶ - ۸۲۶

(۷) ڈینٹل ٹیکنیشن ″ ″ ۱۹۶۰ - ۴۹ - ۹۸۰

مرکزِ سلسلہ میں خدمت کرنے والے ڈاکٹر احباب کے لئے نادر موقع ہے کہ وہ جماعت کے اس مرکزی ہسپتال میں خدمت کرکے دین و دنیا میں اجر عظیم کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مستحق ہوں۔

(ڈاکٹر عمرالدین صاحب سدھو۔ ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

خبریں

★ پنجاب اسمبلی نے اسلامی جمہوری اتحاد کے ذریعے وفاقی حکومت سے سفارش کی ہے کہ زرعی ٹیکس لگانے سے اجتناب کیا جائے۔ کیونکہ آئین کی رو سے یہ اختیار وفاقی حکومت کو حاصل نہیں ہے۔

★ "اعزاز اسی کو ملتا ہے جو اس کا مستحق ہوتا ہے" یہ بات افواجِ پاکستان کے سربراہ جنرل مرزا محمد اسلم بیگ نے سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں وزیر اعظم بھٹو کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں کہی۔

انہوں نے کہا کہ تمغہ جمہوریت پوری فوج کو دیا گیا ہے صرف مجھے نہیں۔

★ روزنامہ ٹائمز نے اپنے اداریئے میں لکھا ہے کہ جنرل ضیاء کے دور میں پاکستان میں فی کس آمدنی میں ۶ فی صد اضافہ کا پروپیگنڈہ بالکل جھوٹ پر مبنی تھا اور ملک کی ظاہری خوشحالی محض امریکی امداد اور ہیروئن سے حاصل ہونے والی آمدنی کا نتیجہ تھا۔

★ جنوبی کوریا نے پاکستان کو دوستانہ طور پر تین ہزار ٹن سرخ مرچ فراہم کرنے کی پیشکش کی ہے۔ تاکہ پاکستان گذشتہ سال مرچوں کی کم پیداوار کے نتیجے میں پیدا ہونے والی کمی سے عہدہ برا ہو سکے۔

★ برطانیہ میں بے گھر نو عمر افراد بھیک مانگ کر چھوٹے موٹے جرائم کر کے۔ اور جسم فروشی کے ذریعے اپنی زندگی گذارنے پر مجبور ہیں۔ یہ بات سڑکوں پر مارے مارے پھرنے والے نوجوان افراد کے تجربات پر مشتمل ایک نئی رپورٹ میں بتائی گئی ہے۔

★ جاپان کے سابق نائب وزیر تعلیم کو نیوتکاشی کو بدعنوانیوں کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس سے پہلے وزارت محنت کے نائب وزیر کو بھی رشوت لینے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

★ کرس ایورٹ کینیڈا کی ہیلن کیلیس کو ۲۱ لاکھ ڈالر کے ٹینس ٹورنامنٹ میں ہرا کر سیمی فائینل میں پہنچ گئیں۔

● صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ آفتاب احمد شیرپاؤ نے ہنگو میں پاسنگ آؤٹ پریڈ کے موقع پر کہا کہ اے۔ این پی اور پی پی پی کے اتحاد سے صوبہ سرحد کی حکومت ٹھیک ٹھاک چل رہی ہے اور اے۔ این پی کا گورنر بہت جلد مقرر کر دیا جائے گا۔

● رکن قومی اسمبلی خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ صوبہ سرحد میں ہمارا گورنر مقرر ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے۔ اس بات سے پیپلز پارٹی سے ہمارے تعاون پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس لئے اسلامی جمہوری اتحاد کے لوگوں کو اس بارے میں کوئی خوش فہمی نہیں ہونی چاہیئے۔

ان کے غیر ملکی سربراہوں کو خطوط کے بارے میں جب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ میرا ملک میرا شہر اور میرا گھر خطرے کی زد میں ہیں۔ میرے وطن کے لوگوں کی جانوں کو خطرہ ہے۔ اس لئے میں نے یہ خطوط لکھ کر قومی خدمت کی ہے۔

انہوں نے دعویٰ کیا کہ اسوقت افغانستان میں اگر کوئی مستحکم حکومت ہے تو وہ صرف اور صرف افغان فوج ہے اور سیاسی قوت پی۔ ڈی پی ہے۔

● عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان نے بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی کو بھی خط لکھا ہے جس میں انہوں نے اپیل کی ہے کہ وہ افغانستان میں بیرونی مداخلت بند کرانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔ اور افغان قوم کے خلاف ہونے والی بیرونی جارحیت کو بند کرائیں۔

● افغانستان کے صدر ڈاکٹر نجیب اللہ نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر پیریز ڈی کوئیار کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور امریکہ کی طرف سے افغانستان میں ہونے والی مداخلت کو روکا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سرحد کے ساتھ ساتھ چوکیاں قائم کی جائیں تاکہ ہتھیاروں فوجی ساز و سامان اور انتہا پسند مسلح فوجی عناصر کو پاکستان سے افغانستان میں داخل ہونے سے روکا جا سکے۔

● وزیر خارجہ برطانیہ مسٹر جیفری ہاؤ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے برطانیہ کے دورے کی دعوت قبول کر لی ہے۔ اور وہ اس سال کے آخر میں برطانیہ کا دورہ کریں گی۔ سلمان رشدی کی کتاب کے سلسلے میں انہوں نے کہا کہ ہم آزادیٔ تحریر و تقریر کی حمایت کرتے ہیں لیکن اس میں توازن کا ہونا ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ برطانیہ اور دیگر دوست ممالک پاکستان کی دولت مشترکہ میں واپسی پر خیر مقدم کریں گے

انہوں نے کہا کہ برطانیہ میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے کہ ہم اس دل آزار کتاب کو واپس لے لیں لیکن ہم پھر بھی اس کتاب پر پابندی کے بارے میں ضرور سوچیں گے

● ۔ لاہور ایئر پورٹ پر چالیس کروڑ روپے کی لاگت سے نو تعمیر شدہ رن وے ناکارہ ثابت ہوا ہے۔

● ۔ پاکستان ائیر فورس نے تیسری مرتبہ مسلسل انٹر سروسز گولف چیمپئن شپ جیت لی ہے۔

● ۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو اپنے خلاف درج شدہ مقدمات سے بری ہونے کے بعد پاکستان آئیں گے۔

● ۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ برطانیہ اور پاکستان سلمان رشدی کے مسئلہ کو ہوا نہیں دینا چاہتے۔

● ۔ فیڈرل کالج اسلام آباد کے طلباء نے ایک بس ڈرائیور کی طرف سے طالب علم کو زخمی کرنے پر ۵۰ عدد منی بسوں کو اغوا کر لیا۔

احمدیہ صد سالہ جشن تشکر مبارک
ملک پراپرٹی ڈیلر
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ملک زیاد عمر اسد ابن ملک فضل عمر
گول بازار ---- ربوہ

مٹی چھوڑ کورس
قیمت فی کورس ۱۵/- لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: سیلز ۷۱۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

رؤف کاپی ہاؤس
کی جانب سے طلباء و طالبات کو نیا سال مبارک ہو۔
نئی کتابیں اور کاپیاں نیز سامان سٹیشنری بارعایت خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔
رؤف کاپی ہاؤس
اقصیٰ چوک ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو
(اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس) ربوہ
میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مشہور دواخانہ
مینیجر:
فون ۹۰۶ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ